ادوم

پیارے کرشن

مصنفہ

جناب منشی بنارسی داس صاحب سکسینہ قمر پیلی بھیتی

خلف عالیجناب منشی چرونجی لال صاحب سکسینہ

مضمون نگار و مصنف

پیارے رام، معلومات دکن، تعداد لفظ، اردو گرامر، مضامین قمر اور

برکات عہد عثمانی وغیرہ

و شارح

متعدد درسی کتب منظورہ سررشتہ تعلیمات ممالک محروسہ سرکار عالی حیدرآباد

تعداد طبع ۱۰۰۰

مطبوعہ

مسعود دکن پریس گلزار حوض کالی کمان

प्यारे कृष्ण



منشی بنارسی داس سکسینہ قمر پیلی بھیتی
ہیڈ ماسٹر حیدرآباد دکن

اُوم

دیباچہ

بھگوان سری کرشن کے گنوں پربھاؤ اور مہیم کو کتابی شکل دینا مشکل ہی نہیں بلکہ ایک ناممکن امر ہے اور خاص کر اس ناچیز کی طاقت سے تو بالکل ہی بعید ہے۔

بھگوان سری کرشن کو اپنے عقیدے کے تحت خواہ کوئی تنزل شدہ ایشورد اوتار کہے یا ترقی شدہ انسان۔ مگر ہر شخص دلی تعظیم ضرور دیتا ہے بھگوان سری کرشن کی مثال دنیا کے پردے میں کہیں نہیں ملتی اور جن کی مکمل انسان ہونے کی وجہ سے رنج و غم، الم و انتشار کلفت و مصیبت اور آسائش و آرام ہر حالت میں یاد کی جاتی ہے جن کو یاد کر کے جن کی تقلید کر کے ہر فرد بشر کی زندگی ایک کامیاب زندگی ہو سکتی ہے اور اس کا جیون مہا جیون بن سکتا ہے

اوم

بھگوان سری کرشن ایسے اپدیش دینے والے اور مہا یوگی راج ہوئے ہیں جن کی تلقین و تعلیم تمام زمانے پر یکساں حاوی رہی ہے اور ہرگز ممکن نہیں ہے کہ اس چھوٹی سی کتاب میں بھگوان سری کرشن جی کے حالات سے کافی پرچے کرایا جا سکے تاہم کوشش اس امر کی کی گئی ہے کہ بچے بھگوان سری کرشن کے بالکل ابتدائی حالات سے قدرے واقفیت حاصل کر لیں تاکہ آئندہ انھیں اس واقفیت کا چسکہ بھگوان سری کرشن کا جیون چرتر پڑھنے اور سری مدبھگوت گیتا کے مطالعہ کرنے پر مائل کرے فقط

۷/اکتوبر ۱۹۳۱ء
مطابق یکم آذر ۱۳۴۱ ف بدھوار

ایردھول پیٹھ حیدرآباد دکن

ناچیز
بنارسی داس سکسینہ
قمر بیلی بھیتی
ہیڈ ماسٹر حیدرآباد دکن

اُوم

چندر بنسی خاندان میں اگرسین ایک ہردلعزیز راجہ ہوئے ہیں ان کے بیٹے کا نام کنس اور بیٹی کا نام دیوکی تھا کنس کے ظلم و ستم سے پرجا تنگ آگئی اور اس سروشکتیمان بھگوان پرم پتا پرماتما سے دعا کرنے لگی جس کی حکومت دنیا کی تمام عظیم الشان و زبردست حکومتوں پر حاوی و غالب ہے اور جس کے دربار میں چیونٹی کی بھی فریاد انھیں کانوں سے سنی جاتی ہے جن کانوں سے قوی وہیکل ہاتھیوں اور مضبوط بہادر شیروں کی۔

کاش کہ کنس اس امر پر غور کرکے اپنے مظالم سے باز رہتا کہ دنیوی حکومت کے سوائے ایک اور اخلاقی اور زبردست حکومت موجود ہے جس کا ظہور اس وقت ہوتا ہے جبکہ رشی تپسوی اور نیک بشر رنج و غم ظلم و ستم سہتے ہیں اور اشک خون دیدہ مظلوم سے بہتے ہیں اول الذکر حکومت کے ضعف سقم کے محسوس ہونے پر آخر الذکر حکومت کی قوت فساد و شرارت کی جڑ کاٹنے اور زلزلے سے پاپ کا نقشہ مٹانے

کے لئے بالآخر مستعد ہو ہی جاتی ہے۔

کسی پنڈت نے کنس کو یہ بتلایا تھا کہ تیری بہن دیوکی ہی کے بطن سے تیرا مارنے والا پیدا ہوگا۔

یہہ معلوم ہوتے ہی کنس نے فوراً اپنی بہن دیوکی اور اپنے بہنوئی واسدیو کو پابہ زنجیر کرکے نذرزنداں کر دیا۔ اور حکم دیا کہ واسدیو کو قتل کر دیا جائے۔ دیوکی جو کہ سچی پتی ورتا تھی مجسم نقش حیرانی ہوکر کہتی ہے اُسے بھائی کسی نے آج تک اپنے ہاتھوں سے اپنی بہن کو بیوہ نہ کیا ہوگا۔ یہہ کلنک کا ٹیکہ تم اپنے ماتھے نہ لگاؤ۔ اور اس منحوس ارادے سے باز آؤ۔

کنس۔ جان کے مقابلے میں بہنوئی کی کیا حقیقت ہے

دیوکی۔ یہہ معمہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔

کنس۔ (کڑک کر) مجھے بتلایا گیا ہے کہ تیرے پیٹ سے میرا مارنے والا آنے والا ہوگا۔ میں واسدیو ہی کو ختم کرکے اس آنے والے خوف سے نجات کیوں نہ پالوں۔

دیوکی۔ (عاجزانہ لہجے میں) بھائی میری طرف دیکھو۔ اگر ان کے بچنے کی کوئی صورت ہے تو مجھے بتاؤ تاکہ میں اس پر عمل پیرا ہوکر اپنا سہاگ قائم رکھوں۔

کنس۔ صورت تو ہے؟
دیوکی۔ کیا؟
کنس۔ جب جب تمھیں بچہ پیدا ہو تب تب اسے میرے حوالے کرتی جاؤ۔
دیوکی۔ جو حکم۔

دیکھئے اس کا نام ہے قربانی۔ اسے کہتے ہیں پیرن کہ اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اپنے پتی کی خاطر تہ تیغ ہونے کو بلا کسی قسم کے پس و پیش کے آمادہ ہو جاتی ہے پتی کا جو اونچا آدرش بھارت کی استریوں کے دلوں میں رہا ہے وہ دنیا کے کسی پردے کی استری کے دل میں نہیں رہا ہماری دیویاں اپنے پتیوں کی زندگی ہی تک فرماں بردار نہیں رہیں بلکہ ان کی موت پر خود اپنے تن نازنیں کو حوالہ آتش کر دیا ہے اور دنیا میں انہی وفاداری اور پیرن کی زندہ مثالیں چھوڑ گئی ہیں۔

چنانچہ اسی معاہدہ کے تحت چھ شیر خوار بچے یکے بعد دیگرے

ادم

کنس کے حوالے ہوتے گئے جن کو ظالم کنس علی الترتیب تہ تیغ کرتا گیا آخر کب تک! کبھی تو ظلم کی حد ختم ہوتی ہے۔ کبھی تو مظلوموں کی آہ نشان بے خطا ہو کر ظالموں کا کام تمام کرتی ہے بقول گوسوامی تلسی داس جی سے

تلسی ہائے غریب کی نہ کبھوں نشپھل جائے
موئے ڈھور کی کھال سون لوہ بھسم ہو جائے۔

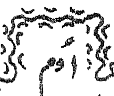
رات کا بھیانک سماں ہے چاروں اور اندھیرا ہے پاپوں کی تاریکی اور ظلمت کو دور کرنے والے یوگی راج سری کرشن بھگوان نے جنم لیا۔

ہونی کے آگے عقل ناقص و قاصر۔ تدابیر و انتظامات بے سود ثابت ہوئے ہیں کہتے ہیں بھگوان سری کرشن کا جنم لینا تھا کہ مقید و مقفل اسیروں کے دست و پا بندش زنجیر سے آزاد ہو گئے پہرے دار ہیں کہ بیہوش گہری نیند میں سو رہے ہیں سناٹے کا عالم ہے جیل کے تالے و دروازے خود بخود کھل گئے دیوکی واسدیو سے کہتی ہیں کہ ہے سوامی! یہ موقع غنیمت ہے چھ بچے تو موت کے گھاٹ اتارے گئے اگر ممکن ہو تو اس بچے کو بچاؤ۔ واسدیو بھگوان سری کرشن کو ہاتھوں میں لٹا کر

گوکل جاتے ہیں۔

راستہ میں جمنا جی بہ رہی ہیں کہتے ہیں کہ واسدیو جی جب جمنا جی میں اترے تو جمنا جی کا جل بڑھنا شروع ہو گیا جیوں جیوں جل بڑھتا جاتا تھا تیوں تیوں واسدیو جی بھگوان سری کرشن کو اوپر اٹھاتے جاتے تھے اور جمنا جی کو مجبور کرتے جاتے تھے ہاتھ آخر کہاں تک اونچے ہوتے۔ ہاتھوں کی اونچائی ختم ہو گئی اونچائی کا ختم ہونا تھا کہ جمنا جی سری کرشن بھگوان کے چرن چھو کر پھر نیچے ہٹنے لگیں۔ یعنے جل کہاں تو واسدیو جی کے سر سے اونچا ہو گیا تھا اور کہاں اب واسدیو جی کے ٹخنوں تک رہ گیا (دھنیہ ہے سری کرشن بھگوان دھنیہ ہے)۔

گوکل میں پہنچ کر بھگوان سری کرشن کو بابا نند کے حوالے کر کے اور ان کی نوزائندہ لڑکی کو لے کر واسدیو جی الٹے پاؤں واپس آئے۔ جیل کے جس جس دروازے میں سے گزر کر واسدیو جی اندر داخل ہوتے جاتے تھے وہ وہ دروازے خود بخود بند ہو کر مقفل ہوتے جاتے تھے سویرا ہوا پہرے دار ہیں کہ باقاعدہ متعین ہیں۔ کنس کو اطلاع ہوئی کہ دیوکی کو لڑکی پیدا ہوئی ہے کنس مارے خوشی کے اچھل پڑا اور کہنے لگا کہ اس مرتبہ تو بموجب پیشنگوئی لڑکا پیدا ہونا چاہیئے تھا۔



خیر لاؤ اس کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیں۔ کنس نے لڑکی کو منگوا کر اس کی ٹانگ پکڑ کے ایک پتھر سے دے مارا۔ لڑکی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اور آسمان کی طرف سے یہہ آواز آئی۔

ظالم! ہوشیار ہو تیرا قاتل ابھی زندہ ہے

یہہ سنتے ہی کنس کے ہوش و حواس اڑ گئے ہاتھ پاؤں تھرانے لگے اطراف و اکناف میں جاسوس روانہ کئے گئے کہ وہ جائیں اور پتہ چلائیں کہ کس کس کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے آخر کار پتہ لگ گیا کہ گوکل میں بھگوان سری کرشن موجود ہیں کنس نے لاکھوں اُپائے بھگوان سری کرشن کے مارنے کے لئے کئے مگر سب بے سود ثابت ہوئے بقول گوسوامی تلسی داس جی کے

جاکو راکھے سائیاں مار سکے نہ کوئے
بال نہ بانکا کر سکے جو جگ بیری ہوئے۔

جب بھگوان سری کرشن کے کان تک یہہ بات پہنچی کہ کنس ان سے لڑنا چاہتا ہے تو وہ خود ہی کنس کے پاس آنے کو آمادہ ہو گئے ماتا جی کہتی ہیں "ہے کنھیا ابھی تیری عمر لڑنے

آدم

کی نہیں تو بچہ ہے ابھی تو نے کیا دیکھا ہے کنس ظالم و سفاک و عیار ہے تو خواہ مخواہ اپنے لئے اس کے مکر و فریب و جعل کا شکار نہ بنا اور اس کے مقابلے کو نہ جا"

بھگوان سری کرشن جی متعجب ہو کر کہتے ہیں۔ پیاری ماتا تم کیا کہہ رہی ہو۔ ماتا جی آج تک کسی آریہ دیوی نے اپنے بیران پیارے پتر کو کائرتا اور بزدلی کا سبق نہیں دیا ہے کیا کبھی کسی چھترانی کے منہ سے ایسے شبد نکلے ہیں؟ (آسمان کی طرف دیکھکر) میں جو کچھ سن رہا ہوں کیا اس میں میرے کانوں کو غلطی تو نہیں ہو رہی ہے؟

ماں کی ممتا یعنی مہر مادری تو دنیا میں
مشہور ہی ہے اسی اولاد کی خاطر دنیا بھٹکتی
پھرتی ہے اور یہہ ہر وقت پیدا ہونے
والا رتن نہیں۔ کسی ماں باپ کا ایسا
کلیجہ نہیں ہو سکتا جو اپنی آنکھ سے
اپنی اولاد کو دکھی دیکھے۔ مگر پتر کو
جنگ میں جانے سے باز رکھنا گویا چھتری
پن پر ایک بدنما دھبہ لگانا ہے۔

ادھم

بالآخر لبند ہو کر بھگوان سری کرشن اور بلرام متھرا کو گئے وہاں پہنچکر کنس کی لاکھوں کروڑوں چالاکیوں اور عیاریوں پر پانی پھیر کر اس کی بہادری و دلیری کو مٹی میں ملا دیا اتنا ہی نہیں بلکہ اسے ہمیشہ کے لئے بستر خاک پر سلا دیا۔

بھگوان سری کرشن نے گیتا میں فرمایا ہے
پاپ کا فتنہ زمانے سے مٹانے کے لئے
آیا کرتا ہوں میں اپنے بھگتوں کو بچانے کے لئے

"بولو بھگوان سری کرشن کی جے"

گیتا

بھگوان سری کرشن نے جو اپدیش ارجن کو دئے ہیں وہ سب گیتا میں درج ہیں یہ وہ کتاب ہے جس پر عمل کر کے ہر شخص اپنے جیون کو مہا جیون بنا سکتا ہے بیکار ہے وہ ہستی جس نے گیتا کے اصولوں کا خود کو پابند نہ بنایا ہو۔ ناکارہ ہیں وہ عالم انکھیں جنھوں نے گیتا کی روشنی سے خود کو

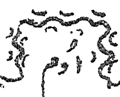
اُدم

جب جب دھرم کی گلانی ہوتی ہے بھگوان سری کرشن درشن دیتے ہیں
مطلب اس کا یہہ ہے کہ پاپ کا نقشہ مٹانے ادھرم کی جڑ کاٹنے
اور جاتیہ گراوٹ کے وقت قوم کی مردہ ہڈیوں میں بھگوان
سری کرشن جیسے مہاپرشوں کا جیون روح پھونکنے والا ہوتا ہے
بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ بھگوان سری کرشن کی عبادت
اور ایثار سے متاثر ہو کر ایشور کہتا ہے

بخشوں گا اُسے جسے فرمائے کنہیا

بھائیو! جس کے متعلق ایشور کا یہہ بچن ہے
"چلو اسی کرشن کی شرن چلیں"
گیتا کی تعلیم کا ہم کچھ حصہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں

(۱) جدھر دھرم ہوگا ادھر ہی جیت ہوگی
(۲) کرموں کے پھل سکھ دکھ کے روپ میں پرگٹ ہوتے ہیں
(۳) آپس کے جھگڑے موت کے پیغام کی سی حقیقت رکھتے ہیں
(۴) لوگ کسی کی رسالت یا وساطت سے مکتی نہیں پاتے بلکہ
ہر شخص اپنے اپنے فعل کا خود ذمہ دار ہے
(۵) ہر بشر کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کو قوم کی
جاگرتا بنا دے



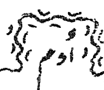
(۶) جہاں علم وادو انصاف کا معاوضہ لیا جاتا ہے وہاں سے
ان کا اصلی مقصد مفقود ہو جاتا ہے
(۷) مظلوموں کی فریاد آکاش کی لہروں کو چیرتی ہوئی تخت
ذوالجلال سے جا ٹکراتی ہے حق کی غیرت کو حرکت والا کر
ظالموں کے لئے فرمان قضا صادر کراتی ہے
(۸) اگر ہم اگلی دنیا میں سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں
چاہیئے کہ اس دنیا میں صبر کے ساتھ ظلم سختیاں اور مصیبتیں
برداشت کریں۔
(۹) کام کرنا انسان کا فرض ہے اور اس کا پھل دینا
سرو شکتمان پرماتما کے ہاتھ ہے
غرض جب تک کہ ہم گیتا کی تعلیم کی طرف مائل نہیں ہونگے
تب تک ہمیں ہرگز ہرگز سپھلتا پراپت نہیں ہوگی گیتا کے
مطالعہ کے بنا ہم ایشور کے بھی پہچاننے سے محروم رہیں گے

ارجن

گو ارجن دلیری و بہادری میں یکتا ئے روزگار اور
تیر اندازی میں شہرہ آفاق ہے جو اقدری میں اپنی مثال

نہیں رکھتا مگر جب میدان جنگ میں کوردوں سے لڑنے جاتا ہے اور وہاں احباب وغیرہ کو مقابل دیکھتا ہے تو دنگ رہ جاتا ہے اس کی بہادری اور شیر دلی کا ئرتا اور بزدلی سے تبدیل ہو جاتی ہے اس وقت بھگوان سری کرشن اسے اپدیش دیتے ہیں۔ (مکمل اپدیش کیلئے گیتا دیکھیے)

اے ارجن میدان جنگ میں رشتہ داروں اور دوستوں کو مارنے سے نہ تو دنیا تجھے ویراگی کہے گی اور نہ تجھے کوئی دیا وان کہے گا بلکہ لوگ تجھے پیٹھ دکھلا کر بھاگ جانے والا بزدل ہی کہیں گے تو جا اور میدان جنگ میں جوہر دکھا جیت لے گا تو راج بھوگے گا میدان میں کام آئے گا تو سورگ پائے گا دیکھ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے سورماؤں بہادروں اور چھتریوں کی نگاہوں کے سامنے لافانی حیات کا دروازہ کھلا ہوا ہے اگر دشمن کو نیچا دکھانے میں کامیاب ہوتے ہیں تو عزت و شہرت ان کے حصہ میں آتی ہے اگر جوجھ کے مرجاتے ہیں تو عقبیٰ میں سورگ اور سنسار میں نیک نامی نصیب ہوتی ہے شہید کہلاتے ہیں تاتقائے دنیا ان کی بہادری کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں ان کے کارنامے پڑھ کر



بزدل و ڈرپوک بہادر بن جاتے ہیں۔ ارجن! جاگ اٹھ۔ یاد رکھ ؎

پڑا ہو شیر پنجرے میں مگر وہ بو نہیں جاتی
دلاور کی قضا کے سامنے بھی خو نہیں جاتی

تصور

عاشق کی آنکھ کو خواب میں بھی معشوق کی گلی کی خاک ہی دکھلائی دیتی ہے یعنی جس شخص کی نگاہ میں جو چیز ہوتی ہے اس کو خواب میں بھی وہی چیز نظر آتی ہے اسی طرح سچے پریمیوں کو مٹی پتھر خاک دھول سب میں ایشور ہی ایشور نظر آتا ہے۔

ورد وار درپن بھئے جب دیکھوں تب توہ
کانکر پاتھر ٹھیکری بھئے آرسی موہ

ایک واقعہ بیان کیا جاتا ہے کہ سری کرشن چترتر ہے گوپیاں براجمان ہیں بنسی بج رہی ہے گائیں بیٹھی ہیں گوسوامی تلسی داس جی درشن کرنے سے پہلے یہہ دوہا پڑھتے ہیں ؎

کہا کہوں چھب آج کی بھلے براجے ناتھ
تلسی مستک جب نوے دھنش بان ہو ہاتھ

دوہا پڑھتے ہی یکایک کیا دیکھتے ہیں کہ بجائے اس چترتر کے ایک دوسرا چترتر موجود ہے جس میں بھگوان سری رام تیر و کمان تانے کھڑے ہیں گوسوامی تلسی داس جی حسب ذیل دوہا پڑھتے ہوئے درشن کرتے ہیں

ادم

کت مرلی کت چندر کا کت گپین کو ساتھ
اپنے جن کے کارنے کرشن نبے رگھناتھ

بھگوان سری کرشن نے خود فرمایا ہے کہ جس روپ میں مجھے کوئی دیکھنا چاہتا ہے میں اسی روپ میں اس کو درشن دیا کرتا ہوں بشرطیکہ اسکی درشٹی پاک وصاف ہو۔

سداما

ساندیپن کی پاٹھ شالہ میں منجملہ لاکھوں ودیارتھیوں کے ایک ودیارتھی سداما بھی تھے جو سری کرشن بھگوان کے سہ پاٹھی اور بڑے ہی متر تھے سداما جب پڑھ لکھکر گرہست ہوئے تو وہ اکثر زمانہ گذشتہ کو یاد کرتے اور اپنی استری کو بھی اس سمے کے حالات سنایا کرتے تھے گو یہہ بہت ہی غریب برہمن تھے اور بھکشا پر ان کی زندگی بسر ہوتی تھی اکثر وبیشتر سداما اور ان کی استری کو فاقے ہوتے بعض وقت نرجل ورت کرنا پڑتا مگر پھر بھی ان کے سنتوش کا یہہ حال تھا کہ کبھی دامن شکر وصبر کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے

گو دھن گج دھن باج دھن اور رتن دھن کھان
جو آوے سنتوش دھن سب دھن دھول سمان

ان کے لب فریاد سے نا آشنا اور ان کی زبان شکوہ وشکایت سے

نا واقف تھی۔

برہمنی اس افلاس سے تنگ آ گئی سری کرشن بھگوان کا سمپت شالی ہونا سُن کر ایک دن سداما سے بولی ہے ناتھ! افلاس کے دور کرنیکی ایک ترکیب بتاتی ہوں تم کسی زمانہ میں سری کرشن بھگوان کے سہ پاٹھی رہ چکے ہو اور وہ تمہارے بڑے ہی مِتر ہیں۔ دیالو ہیں بھاگیہ وان ہیں جو کوئی اُن کے پاس جاتا ہے اس کا دلدر دور ہو جاتا ہے تم ان کے پاس جاکر اس افلاس و نحوست و ادبار سے نجات کیوں نہیں پا لیتے برہمن نے کہا اے نیک بخت ہم برہمن ہیں اور بھکشا ہماری ورت ہے وہ کسی نہ کسی طریقہ سے روزانہ مل ہی جاتی ہے دولتمند بنکر عیش و عشرت سے زندگی بسر کرنا برہمنوں کا کام نہیں۔ برہمن کا جسم کٹھور تپسیا کے لئے ہے نہ کہ چین بھوگنے کے لئے علاوہ اس کے اسی کو کچھ ملتا ہے جو خود بھی دوسروں کو دیتا ہو مین نے آج تک کسی کو کچھ نہیں دیا۔ سری کرشن بھگوان مجھے کیوں دینگے یاد رکھ ؎

رنج میں غم میں آفات میں جنجال میں خوش ہیں
پورے ہیں وہی مرد جو ہر حال میں خوش ہیں

تریا ہٹ مشہور ہی ہے مجبوراً سداما کو سری کرشن بھگوان کے پاس دوآرکا جانے کو راضی ہونا ہی پڑا۔ جہاں سری کرشن بھگوان کے

راج کرتے تھے۔

برہمنی نے سداما کو ریتے ہاتھ بھیجنا پسند نہ کر کے پڑوس سے تھوڑے موٹے چاول لا کر ایک پھٹے چیتھڑے میں باندھ کر برہمن کے حوالے کئے تا کہ وہ سری کرشن بھگوان کو نذر دئے جائیں سداما چاولوں کی پوٹلی بغل میں دبا کند مول پھل کھا کر بار اشتہا کو زیر کرتے ہوئے اٹھتے بیٹھتے چلتے ٹھیرتے بالآخر دوارکا پہنچ ہی گئے شہر کی رونق بلند عمارتوں کی سطوت فلک بوس محلوں کی شان اور انوکھی سندرتا کو دیکھ کر سداما تعجب کے سمندر میں غرق ہو گئے نا نا پرکار کے وچاروں کی لڑیاں پروتے پوچھتے پاچھتے سداما سری کرشن بھگوان کی ڈیوڑھی پر پہنچے بعد بصد اصرار اور بدقت تمام دوآرپالوں میں سے ایک نے سری کرشن بھگوان سے نویدن کیا کہ ہے پرتھوی ناتھ! ایک دین دیال سداما نامی ایک شخص آپ سے ملنا چاہتا ہے سداما کا نام سننا تھا کہ بھگوان سری کرشن کے نیتروں کے سامنے پاٹھ شالہ کا پرانا ورشیہ ناچنے لگا وہ فوراً اسند شاہی سے اتر دوڑ کر سداما کے چرنوں پر گر پڑے اور بڑی محبت سے سداما کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس سنگھاسن پر بٹھا کر خیریت پوچھی بعدہ محل میں لے جا کر رانیوں سے پریچے کرایا سداما کو تخت پر بٹھا کر اسنان کا انتظام کیا بھگوان سری کرشن اپنے نرم و نازک ہاتھوں سے سداما کے وبائی پھٹے پیر دھوتے

جانتے تھے اور پوچھتے جاتے تھے

کیسے بے حال وہ اُن سے بچھڑے ☆ کنٹک جال پڑے پگ جوئے
ہائے سکھا دکھ پائے تہا ☆ تم آئے اتنے نہ کتنے دن کھوئے
دیکھ سداما کی دین دشا ☆ کرونا کرکے کرونا ندھ روئے
پانی پرات کو ہاتھ چھوؤ نہیں ☆ نینن کے جل سے پگ دھوئے

اشنان کرتے وقت سداما چاولوں کی پوٹلی لجا کے مارے بغل میں چھپائے جاتے تھے بھلا انتریامی سری کرشن بھگوان سے بھی یہہ راز چھپ سکتا تھا؟ ہرگز نہیں! انھوں نے بڑی سرلتا سے اس پوٹلی کو لے لیا اور کہنے لگے ہو نہ ہو ہماری بھاوج نے ہمارے لئے یہہ تحفہ بھیجا ہے بتیا یہہ سے سداما کا شر پر پونچھا سیج پر بٹھایا اور پوٹلی کھولکر مٹھی بھر بھر کر چاول چبانے لگے بطور تبرک سری رکمنی جی کو دیئے مانند پرساد اہل دربار کو بانٹے ان چاولوں کا ذائقہ بیان کرنے سے قلم قاصر ہے مختصر یہہ کہ تمام دنیا کے میووں۔ مٹھائیوں اور پھلوں کی لذت ان چاولوں میں تھی

سری کرشن بھگوان سداما سے اپنے پاٹھ شالہ کی باتیں کرنے لگے کہ بھائی! ایک دن گروجی نے ایندھن لانے کے لئے ہمیں تمھیں بن بھیجا جب بن سے ایندھن کے گٹھے لیے ہوئے واپس آرہے تھے تو راہ میں اس زور کی بارش ہوئی کہ ہم شرابور ہوگئے ہر طرف پانی

ہی پانی نظر آتا تھا۔ مجبوراً ہم ایک درخت کے نیچے رات بھر ٹھہرے
جاڑے کے مارے کپکپاتے رہے صبح گروجی ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے وہاں
آئے ہمیں دیکھکر بہت خوش ہوئے اشیرباد دیا اور اپنے گھر لے گئے
اس کے بعد سری کرشن بھگوان نے کہا ہے متر! جب سے گروجی کے
ہاں سے بچھڑے تمہاری کشلتا معلوم نہیں ہوئی تم نے بڑی بھاری مہربانی کی جو
یہاں آکر مجھے درشن دئے

اتنے میں بھوجن بن گیا اور سب نے بڑے آنند کے ساتھ بھوجن پایا۔ کچھ
دنوں کے بعد سداما نے گھر جانے کی اجازت چاہی سری کرشن بھگوان نے
اسویکار کیا۔ مجبور ہونے پر سری کرشن بھگوان منھ سے تو کچھ نہ بولے دل
محبت سے بھرا ہوا تھا آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا لائے

غرض سری کرشن بھگوان سے آگیا لے سداما جی گھر سدھارے مارگ میں
من ہی من میں سری کرشن بھگوان کی بہت بہت تعریف کرتے جاتے
تھے اور کہتے جاتے تھے کہ اچھا ہی ہوا سری کرشن بھگوان سے کچھ نہ
مانگا دینے کو تو وہ کچھ نہ کچھ دے ہی دیتے مگر دل میں ضرور کہتے کہ یہ برہمن
بڑا لالچی ہے جب سداما جی اپنے گھر کے پاس پہنچے تو انھیں دوسری دوارکا
دکھلائی پڑی اب وہ ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی ہے اور نہ وہ پرانا چھپر ہے بلکہ
ایک شاندار محل کھڑا ہے سداما کے دل کو بہت صدمہ ہوا اور کہنے لگا ہے ناتھ

اوم

یہ تو نے کیا کیا میری جھونپڑی کیا ہوئی اور میری برہمنی کہاں گئی آخر کار محل کے
دروازے پر جا کر دریافت کیا کہ یہہ محل کس کا ہے دوار پال نے جواب دیا کہ
سری کرشن بھگوان کے متر سداما کا۔ سداما کچھ کہنے کو تھا ہی آتے ہیں
برہمنی سکھ سے درست پان کھائے عطر لگائے نفیس کپڑے اور قیمتی جڑاؤ
گہنے پہنے ہوئے اپنی سہیلیوں کے ساتھ باہر نکلی اور بڑے ستکار کے ساتھ
سداما جی کا سواگت کیا اور بولی آپ کے جانے کے بعد بھگوان سری کرشن
نے اپنے آدمی بھیجکر ہم کو یہہ سب کچھ دیا ہے۔

"بولو بھگوان سری کرشن کی جے"

بھگوان سری کرشن اور بلرام جی

بلرام جی بھگوان سری کرشن کے بڑے بھائی تھے یہہ تو ہم پہلے لکھ ہی چکے
ہیں کہ دیوکی کے چھہ بچے علی الترتیب تہ تیغ کردئے گئے ساتویں گربھ سے سری بلرام جی
پیدا ہوئے ظالم کنس کے خوف سے واسدیو نے اپنی دوسری رانی روہنی
کے حوالے بلرام کو متھرا میں نند کے گھر پہنچا دیا اور ظاہر یہہ کردیا کہ گربھ
گر گیا۔ نند کی استری کا نام یشودا تھا یہہ گوال خاندان کے تھے اور
گئوئیں چرانا ان کا کام تھا آٹھویں گربھ سے بھگوان سری کرشن

اوم

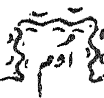
بھادوں کے کرشن پکش کی اشٹمی بدھوار روہنی نچھتر میں اندھیری آدھی رات کے سمے جنم لیا۔

کنس کے مارے جانے کے بعد اہل دربار اور تمام سرداروں نے ایک زبان ہوکر بھگوان سری کرشن جی سے راج گدی پر بیٹھکر راج کرنے کی پرارتھنا کی۔ بھگوان سری کرشن جی نے جواب دیا کہ میں نے کنس کو راج لینے کی نیت سے نہیں مارا ہے میں ہرگز ہرگز اس تخت کا مستحق نہیں ہوں۔ اس راج کے مالک کنس کے پوجیہ پتا اگرسین جی ہیں جن سے کنس نے زبردستی راج چھین لیا تھا آپ مہاشوں کو لازم ہے کہ اگرسین جی کو اپنا راجہ بنائیں۔ اگرسین جی نے بھگوان سری کرشن کو چھاتی سے لگا لیا اور بولے کہ میں نے بہت دن راج کیا اب مجھے راج کرنے کی خواہش نہیں ہے میری طرف سے تم راج کرو۔ بھگوان سری کرشن جی نے انکی ایک بھی بات نہ مانکر ان کو تخت پر بٹھا ہی دیا۔ اور سلطنت کا تمام انتظام کر کے بھگوان سری کرشن مع اپنے بھائی بلرام کے تحصیل علم کے لئے اونتکا پوری گئے بھگوان سری کرشن اور بلرام کے تحصیل علم کا ایک بڑا وقت تو ورندرابن (بندرابن) کے جنگلوں میں گئوؤں کے چرانے اور بنسی بجانے میں بیت چکا تھا۔ ان کے پاس لاکھوں قسم کی گائیں تھیں مثلاً کپلا، کام دھینو، تلیہ وتسا، سمان وتسا، دھومر ورن اور

سوتسا وغیرہ۔

جب بھگوان سری کرشن کو اپنے یادو ونش ہونے کا پتہ چلا تو اُنھوں نے اپنا فرض اولین علم حاصل کرکے شاستر پڑھنا سمجھا۔ اپنے ساتھیوں کو وداع کردیا۔ اور اپنے دھرم پتا نند جی کو بھی رخصت کیا اپنی پیاری ماتا یشودا امیا اور اپنے ماتا پتا و اسدیو دیوکی اور اگرسین سے اجازت لیکر متھرا پوری سے اونتکا پوری پہنچے دس برس تک برہمچریہ رہکر سری ساندیپن گروجی سے وید شاستر پڑھے اور تمام علوم و فنون سپاہ گری (دشیشتر ودیا) حاصل کرکے متھرا واپس گئے راجہ اگرسین کی عام ہر لعزیزی نے رعایا کے دلوں پر اپنا سکہ جما لیا تھا اور حقیقت بھی یہی تھی کہ اگرسین ایک نیک رحمدل منصف مزاج لائق بہادر اور دھرماتما تھے کنس کے زمانہ کی بھاگی ہوئی رعایا پھر آکر متھرا میں آباد ہوگئی۔ غرض کہ تمام رعایا اگرسین سے خوش تھی سوائے کنس کی دونوں رانیوں کے۔

کچھ عرصہ کے بعد کنس کی دونوں رانیاں اپنے پتا جراسندھ کے پاس مگدھ چلی گئیں۔ جراسندھ زبردست بلوان تھا اس کو اپنی پیاری پتریوں کا اس طرح بیوہ ہوجانا ناگوار گذرا۔ اس نے فوراً پچاس لاکھ فوج لیکر متھرا پر چڑھائی کردی۔ جب بھگوان سری کرشن جی کے کان تک یہہ بات پہنچی تو اُنھوں نے اٹھارہ ہزار یادوں کو لیکر اس کا مقابلہ کیا۔ دو



طرفہ تلوار چلنے لگی ہزاروں مرے ہزاروں زخمی ہوئے آخر کار جراسندھ ہار کر مگدھ بھاگ گیا۔ انتقام کی آگ اس کے دل میں بھڑکتی ہی رہی اور اس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اس نے سترہ دفعہ حملے کئے مگر سب ناکام رہے آخر کار اٹھارویں دفعہ اس نے اپنے سب ماتحت راجوں کو اکٹھا کر کے کئی زبردست فوجیں لیکر چڑھائی کی سری کرشن بھگوان نے سوچا کہ جراسندھ کی کم عقلی کی وجہ سے بلاوجہ کیوں ہمیشہ لاکھوں آدمیوں کا خون بہایا جائے اس سے بہتر یہہ ہے کہ ہم خود ہی متھرا چھوڑ دیں اسی خیال کے تحت تمام یادو اپنا اپنا سامان سمندر کے ساحل کے پاس صوبہ گجرات کے ایک گاؤں کشتی بلی میں رہنے لگے اور یہیں سری کرشن بھگوان نے ایک جزیرے میں دوارکا بسائی اور بہت سے مضبوط خوبصورت قلعے بنائے راجہ اگرسین جی نے بلرام جی کا بیاہ راجہ ریوت کی بیٹی ریوتی سے کر دیا۔

برار کا راجہ بھیشمک اپنی پیاری بیٹی رکمنی کا بیاہ بھگوان سری کرشن سے کرنا چاہتا تھا۔ مگر اپنے ضدی بیٹے رکم سے مجبور تھا جس کی خواہش تھی کہ رکمنی کا بیاہ چندیری کے راجہ ششوپال سے کیا جائے اور اس نے ششوپال کے ہاں ٹیکہ بھی بھیج دیا تھا۔ رکمنی جی کو جب یہہ معلوم ہوا کہ ان کا بھائی ان کی مرضی کے خلاف ان کا بیاہ ششوپال سے کرنا چاہتا ہے تو رکمنی جی نے ایک برہمن کے ذریعہ



بھگوان سری کرشن کو ایک چٹھی بھیجی اس میں لکھا کہ ہے یدو کل بھوشن! آپ کے گن سن کر میں موہت ہوں میری تمنا ہے کہ میں آپکی داسی بنوں مگر میرے بھائی نے ششو پال کے ہاں میرا ٹیکہ بھیجدیا ہے سری کرشن بھگوان یہہ چٹھی پاتے ہی اپنے بھائی بلرام کو لیکر برار کی طرف روانہ ہوئے وہاں جاکر دیکھا کہ جرا سندھ اور ششوپال نے کروڑوں کی تعداد میں فوج جمع کر رکھی ہے اور آمادہ یدھ ہیں۔ اتفاق کی بات ہے کہ رکمنی جی سندھیا کے لئے ایک مندر کو جا رہی تھیں کہ انہیں بھگوان سری کرشن اپنے رتھ پر بٹھا دوآر کالے آئے۔ رکمنی کے بھائی رکم نے پیچھا کیا بھگوان سری کرشن نے اسے گرفتار کر لیا اور پھر اس کی بہن رکمنی جی کی ہی سفارش پر اسے آزاد کر دیا۔

دوآرکا آکر بھگوان سری کرشن کا شاستروں کے مطابق رکمنی جی سے بواہ ہوا اور ایک لڑکا پردیومن نامی پیدا ہوا۔

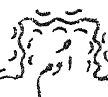
مہابھارت

ہستناپور کے راجہ چتر ویریہ نے دھرت راشٹر اور پانڈو دو بیٹے چھوڑ کر انتقال کیا۔ دھرت راشٹر جنم کے اندھے ہونے کی وجہ سے راج نہ پا سکے اس لئے پانڈو کو ان کے استھان پر بٹھایا گیا پانڈو نے



یدھشٹر بھیم ارجن نکل اور سہدیو پانچ بیٹے چھوڑ کر ملک عدم کی راہ لی۔ ان بچوں کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے راج کا تمام انتظام بھیشم پتامہ جی کرنے لگے۔ یدھشٹر کے جوان ہونے پر بھیشم پتامہ جی انھیں راج دینا چاہتے تھے چونکہ دُریودھن خود راجہ بننا چاہتا تھا اس لئے اس نے پانڈو کو مع کنتی کے کچھ عرصہ کے لئے اُس محل میں روانہ کر دیا جو کہ لاکھ کا بنا ہوا تھا اور اس کا منشا یہ تھا کہ جب پانڈو اسمیں رہنے لگیں تو اس محل کو آگ لگا کر سب کو بھسم کر دیا جائے۔ دھرت راشٹر اپنی ماتا اور بھائیوں کو لیکر اسمیں رہنے لگے جب انہیں معلوم ہوا کہ ان کے بھسم کرنے کا خیال ہے تو وہ خود ہی اس محل سے نکلکر دوسری جگہ چلے گئے اور چلتے وقت محل میں آگ لگا گئے اس محل میں دروچن نامی ایک شخص مع اپنے خاندان کے رہتا تھا وہ مع خاندان جلکر خاک ہو گیا دروچن کو دریودھن نے اس محل میں اس لئے رکھا تھا کہ موقع پاکر اس محل میں آگ لگا کر پانڈو کو بھسم کر دے مگر چاہ کن را چاہ در پیش کا معاملہ پیش آیا۔

دروچن اور اس کے خاندان کے بھسم ہو جانے کو سنکر دریودھن پانڈو کا بھسم ہو جانا سمجھکر بہت ہی خوش ہوا ادھر پانڈو اپنا برہمن بھیس بنا کر پانچال کے راجہ کے پاس دروپدی کے سوئمبر میں جا شریک



ہوئے۔ بھگوان سری کرشن بھی معہ بلرام وہاں موجود تھے۔ اوپر
ایک سونے کی مچھلی ایک کھمبے میں لٹکا دی گئی اور کہا گیا کہ جو ویر اس
مچھلی کی پرچھائیں نیچے دھرے ہوئے تیل کے کڑھاؤ میں دیکھ کر ان
پانچ دانوں سے اس کی آنکھوں میں مارے وہی دروپدی کا دولہا
سب راجوں نے کوشش کی مگر بے سود۔ دریودھن نے بھی کئی بار
نشانہ آزمایا مگر بیکار۔ دریودھن کی شرمندگی کو دیکھ کر کرن مچھلی کی آنکھ
بیندھنے کو اٹھ کھڑے ہوئے دروپدی نے کرن سے کہا۔ مہربان
آپ کشٹ نہ کیجئے میں داس پتنی نہیں ہو سکتی۔ کرن یہہ سنکر لجت
ہو گئے ارجن نے جو کہ برہمن کے بھیس میں بیٹھے تھے اٹھ کر دھنش بان لیکر تیل
میں پرچھائیں دیکھ کر اس اوپر لٹکتی ہوئی مچھلی کی آنکھ میں تیر مارا دروپدی نے
فوراً ارجن کے گلے میں جے مالا پہنا دی۔ حاضرین کو ایک برہمن کے
ساتھ ایک راج کماری کا بیاہا جانا ناگوار ہوا اور شور و غل کرنے لگے
راجہ دروپد بھی گرم ہوئے مگر بھگوان سری کرشن نے کہا کہ
بموجب شرط دروپدی کا بیاہ انھیں سے ہونا چاہئے یہہ پانڈو کے
تیر ارجن ہیں کوروں کی ناانصافی کے باعث یہہ اس طرح اپنی زندگی
بسر کر رہے ہیں بہرحال ارجن دروپدی کو بیاہ کر اپنی ماں کنتی
کے پاس چلے گئے۔

پانڈو کے زندہ رہنے کا حال کوروں کو معلوم ہوا تو انھیں بہت ہی غصہ آیا۔ مگر بھیشم کے سمجھانے پر دھرت راشٹر نے سنجے نامی سفیر کے ذریعہ ان لوگوں کو پانچال سے بلا کر کھنڈ پرست کا ویران علاقہ دیکر رخصت کیا۔ بھگوان سری کرشن نے کھنڈ پرست کا جنگل کٹوا کر ایک شہر اندرپرست بسا دیا اور پانڈو کو وہیں آباد کرکے اور یدھشٹر کا سکہ جاری کرا کے خود دوارکا چلے گئے اور کچھ عرصہ کے بعد اپنی بہن سبھدرا سے ارجن کا بیاہ کر دیا

یدھشٹر ایک زبردست دھرماتما تھے اس لئے ان کو دھرم راج بھی کہتے ہیں ان میں دنیا کی تمام نیکیاں موجود تھیں انھوں نے اپنے راج کو بہت ہی وسیع کر لیا اور اپنی رعایا پروری سے وہ شہرت حاصل کی جس کا جواب نہ تھا تمام دنیا میں ہر پہلو سے ان کی سلطنت زبردست تھی مایا نامی کاریگر کو بلوا کر مہاراجہ یدھشٹر نے ایک بے مثال محل بنوایا۔ جس میں حوض باغ چمن فوارے چشمے غرض کہ وہ تمام چیزیں تھیں جس سے اس محل پر جنت کا اطلاق ہو سکتا تھا

اب پانڈو کو خواہش ہوئی کہ راجسو یگیہ کیا جائے اور تمام راجوں سے مہاراجہ یدھشٹر کو مہاراجہ ادھیراج کی پدوی دلائی جائے۔ چنانچہ اسی تصفیہ کے تحت شیام کرن گھوڑے کو ایک سال

تک کھلا چھوڑنا قرار پایا۔ سری کرشن بھگوان نے فرمایا کہ جراسندھ نے کئی سو راجوں کو بلا وجہ قید کر رکھا ہے ہم چھتری ہیں ہمارا فرض ہے کہ ظلم کو حرف غلط کی طرح صفحہ دنیا سے مٹا دیں۔ مہاراجہ یدھشٹر سے آگیا لے سری کرشن بھگوان مع ارجن اور بھیم کے مگدھ پہنچے وہاں پہنچکر پہلے تو جراسندھ کو خوب سمجھایا جب وہ اپنی کرتوتوں سے باز نہ آیا تو بھیم کو حکم دیا کہ اس کا کام تمام کر دیا جائے جراسندھ اور بھیم اکھاڑے میں اُترے متواتر چودہ دن تک خوب گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ جراسندھ نے سب داؤں پیچ ختم کر ڈالے آخرکار اس کا دم ٹوٹ گیا اور مر گیا سری کرشن بھگوان نے تمام مقید راجوں کو رہا کر دیا۔ ان راجون نے کہا کہ ہے بھگوان ہم نے آپ کا قول "ظلم و نا انصافی کو مٹانا اور کمزوروں کو مدد دینا چھتریوں کا کھیہ کرتویہ ہے" واقعی سچ پایا۔ بھگوان! ہم سب آپ کے آدھین ہیں جو آگیا دیجیئے سو کریں۔ بھگوان سری کرشن جراسندھ کے بیٹے سہدیو کو مگدھ کی گدی پر بٹھا کر ارجن و بھیم کو لے اندرپرست چلے آئے۔

یہاں آکر بڑے ٹھاٹھ سے یگیہ کا انتظام کیا گیا لاکھوں گھوئیں دان دی گئیں بڑے بڑے محل بنوا کر راجون مہاراجوں کو

ان میں اُتارا گیا۔ لاکھوں مکان بنوا کر غریبوں کو مفت دیدے گئے
اس یگیہ میں تمام راجے مہاراجے اپنی اپنی فوج لیکر آئے کورو
خاندان کے اراکین دھرت راشٹر بھیشم و در دریودھن۔
درونا چاریہ اور کرن وغیرہ بھی شریک ہوئے یگیہ کے مختلف کام
مختلف راجوں کے حوالہ کئے گئے بھگوان سری کرشن کے
ذمہ یہہ ڈیوٹی لگائی گئی کہ جتنے برہمن منڈپ میں یگیہ کرانے
جائیں ان کے پیر دھوئیں۔ بھیشم نے کہا ہے یدھشٹر تم نذر دینا
شروع کردو اور چھہ قسم کے اشخاص کو دو۔ گرو، ہون کرتا پنڈت
سمبندھی، سناتک برہمن، متر۔ راجے مہاراجے اور سب سے
پہلے انھیں نذر دو۔ جنھیں تم سب سے بڑا سمجھتے ہو مہاراجہ
یدھشٹر نے جواب دیا کہ بڑے کا تصفیہ آپ ہی کر دیجئے ادھر تو
آپ مہاراجہ دھرت راشٹر سب سے بزرگ ہیں ادھر مہاراج
درونا چاریہ بڑے بڑے شورویر راجے مہاراجے بھیشم جی کے
کہنے پر بھگوان سری کرشن جی کو پہلی نذر دی گئی یہہ بات
سب حاضرین کو بہت ہی پسند آئی مگر کرن کی موسی کے بیٹے
ششوپال والی چندیری کو گران گزری اس نے کہا کہ بھگوان
سری کرشن میں بڑے ہونے کی کون سی بات ہے اگر



اگر دیکھی جائے تو بھیشم واسدیو درو پد اور دھرت راشٹر ان سے بڑے ہیں اور اگر ودیا دیکھی جائے تو درونا چاریہ بڑے ہیں یدھشٹر نے شسوپال کو بہت سمجھایا کہ دیکھو تمام دنیا ہر طرح سے بھگوان سری کرشن ہی کو بزرگ سمجھتی ہے مگر اس نے کسی کا کہنا نہیں مانا اور بھگوان سری کرشن سے جو جھ ہی پڑا بھگوان سری کرشن نے تلوار سے اس کے ٹکڑے بنا دئیے مہاراجہ یدھشٹر نے اس کا شنسکار کر کے اس کے بیٹے کو اس کی گدی پر بٹھا دیا مختصر یہہ کہ راجسو یگیہ اچھی طرح پورا ہو گیا۔

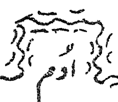
مہاراجہ یدھشٹر کے راجسو یگیہ کرنے سے سب خوش ہوئے مگر کوروں کو رنج ہوا۔ دریودھن نے مکاری سے پانڈوں کو جوا کھیلنے کی دعوت دیکر بلوایا۔ ہونی بلوان ہے یدھشٹر اپنے چاروں بھائیوں کو لیکر آپہنچے اور ساتھ ہی کنتی اور مہارانی دروپدی بھی تھیں دریودھن نے یدھشٹر سے نہ صرف سب راج پاٹ ہی جیتا بلکہ دروپدی کو بھی جیت لیا اور یہہ شرط قرار پائی کہ یہہ لوگ بارہ برس بن واس کے بعد ایک سال اگیات واس کریں اور اگر اگیات واس میں ان کا پتہ لگ جائے تو پھر یہہ راج کے مالک نہ ہو سکینگے یہاں یہہ بات قابل ذکر ہے کہ مہارانی دروپدی پر بھی کافی اتیاچار کئے گئے یعنی یہہ کہ دریودھن کے



حکم کے مطابق دوشاسن دروپدی کو پکڑ کر محل سے دربار میں لایا۔ دروپدی نے کہا اے چھتریوں کے پاک دھرم کو برباد کرنے والے دوشاسن اپنی کمینہ حرکتوں سے باز آ۔ اور چھتری دھرم پر بدنما دھبہ نہ لگا دوشاسن نے ایک نہ مانی اور مہارانی دروپدی کا چیر کھینچنا آرمبھ کر ہی دیا اگرچہ دوشاسن بہت ہی بلوان تھا اور کہتے ہیں کہ دس ہزار ہاتھیوں کو پکڑ کر کھینچ لیتا تھا مگر مہارانی دروپدی کا گز بھر چیر بھی نہ کھینچ سکا چنانچہ گوسوامی تلسی داس جی لکھتے ہیں کہ

دس ہسر گج بل گھٹے گھٹے نہ گج بھر چیر ؛ تلسی کہا ویری کر سکے جو سہائے رگھو ویر

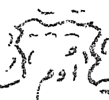
پانڈو کنتی کو وہیں چھوڑ دروپدی کو لیکر ادھر ادھر جنگل میں مارے مارے پھرنے لگے بارہ برس کے بعد جب اگیات واس کا وقت آیا تو یہ لوگ اپنا اپنا بھیس اور نام بدل راجہ وراٹ کے دربار میں نوکر ہو گئے۔ یدھشٹر نے اپنا نام کنک، بھیم سین نے ولبھ ارجن نے برہنلا نکل نے گرنتھک، سہدیو نے تنتری پال اور دروپدی نے اپنا نام سیرندھری ظاہر کیا۔ اگیات واس کی مدت ختم ہوتے ہی پانڈو اپنے اصلی بھیس میں ظاہر ہو گئے۔ راجہ وراٹ نے بہت ہی شرمندہ ہو کر یدھشٹر سے معافی چاہی اور اپنی پتری اترا کا بیاہ ارجن کے پتر ابھمنیو سے کر دیا۔



بھگوان سری کرشن اور راجہ درو پد تو پانڈو کے طرف دار تھے ہی راجہ درو پد نے فوراً ہی اپنے پروہت کو دھرت راشٹر کے پاس پانڈو کے راج کی واپسی کیلئے روانہ کیا۔ مگر دھرت راشٹر نے راج واپس دینے سے صاف انکار کر دیا اور آمادہ جنگ ہوگیا پروہت جی واپس آئے اور پانڈو کو یدھ کی خبر دی۔ ارجن یہہ خبر لے کر بھگوان سری کرشن کے پاس دوارکا پہنچے اور ادھر سے دریودھن بھی بھگوان سری کرشن کے پاس دوارکا آیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ ارجن اور دریودھن دونوں ایک ہی دن بھگوان سری کرشن کے پاس پہنچے۔ بھگوان سری کرشن سو رہے تھے دریودھن کسی قدر پہلے جاکر سراہنے کی طرف اور بعدہ ارجن پائینتی کی طرف بیٹھ گئے۔ جب بھگوان سری کرشن نیند سے بیدار ہوئے تو پہلے ان کی نگاہ ارجن پر پڑی دریودھن اور ارجن دونوں سے خیریت پوچھی۔ دونوں نے بھگوان سری کرشن سے مدد مانگی۔ دریودھن نے کہا کہ میں پہلے آیا ہوں لہذا مجھے مدد دیجئے۔ بھگون سری کرشن نے فرمایا مانا کہ تم پہلے آئے ہو مگر میری نظر تو پہلے ارجن پر پڑی لہذا یہہ زیادہ حقدار ہیں دوسرے یہہ کہ ارجن تم سے چھوٹا بھی ہے لہذا اسے ہی حقدار ہونا چاہیئے چونکہ تم دونوں میرے

اوم

رشتہ دار ہو اس لیئے میں تم دونوں کو امداد دوں گا ایک طرف
میری تمام فوج رہیگی اور دوسری طرف میں اکیلا ہی رہوں گا
اور شرط یہہ بھی ہے کہ میں کوئی ہتھیار نہ پکڑوں گا پہلے ارجن کو موقع
دیا گیا کہ وہ ان دونوں باتوں میں سے ایک مانگ لے ارجن نے
سری کرشن بھگوان کو لے لیا دریودھن بھگوان سری کرشن
کی ساری فوج لیکر خوش ہوتا ہوا اپنے گھر چلا گیا۔ بھگوان
سری کرشن نے ارجن سے پوچھا ارجن تم نے میری تمام فوج
نہ لیکر مجھے اکیلا لینا کیوں پسند کیا ارجن نے جواب دیا ہے بھگوان
آپکی تمام فوج کو میں اکیلا مار سکتا ہوں مگر جس طرف آپ ہوں تمام
دنیا کی بھی مجال نہیں کہ اس طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے۔ غرض کہ
بھگوان سری کرشن ارجن کے سارتھی بنکر مہاراجہ یدھشٹر کے
پاس آئے اور یہاں جنگ (یدھ) کی تیاریاں دیکھکر بہت ہی رنجیدہ
ہوئے کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ بھائی بھائی آپس میں کٹ کٹ کر
مریں۔ بھگوان سری کرشن کوروں کے پاس ہستناپور ان کے
سمجھانے کو گئے کہ وہ کم از کم پانچ چھ گاؤں ہی پانڈو کو دیدیں
تاکہ بلاوجہ لاکھوں آدمیوں کا خون نہ ہو ہستناپور پہنچکر پہلے
سری کرشن بھگوان مہارانی کنتی سے ملے اور انھیں



تسلی دلاسا دے دریودھن کو بہت بہت سمجھایا کہ وہ یدھ سے باز رہے اور آدھا راج یا کم از کم پانچ گاؤں پانڈوؤں کو دیدے بھگوان سری کرشن بولے کہ دیکھو پانڈو بڑے دھرماتما اور سداچاری ہیں وہ دھرت راشٹر کو راجہ اور تمھیں یوراج ماننے کو تیار ہیں مگر دریودھن نے ایک نہ مانی بھیشم جی۔ درونا چاریہ ودرجی اور دھرت راشٹر غرض کہ سب نے دریودھن کو سمجھایا مگر وہ اپنی ہی ضد پر اڑا رہا۔ جیسے بہہ کہیں کا کتنا سر مارتے مگر ہوری ادھر ہی سے بہے گی۔ غرض سری کرشن بھگوان ہستناپور سے نراش واپس آئے یدھشٹر اپنی تمام فوج کو لیکر بغرض یدھ کروکشیتر جس کو آجکل تھانیسر کہتے ہیں کی طرف بڑھے کوروؤں کی سینا کے سیناپتی بھیشم پتامہ اور پانڈوؤں کی سینا کے سیناپتی دھرشٹ دیومن بنائے گئے بھگوان سری کرشن ارجن کا رتھ لیکر دونوں فوجوں کے درمیان میں لائے ارجن نے کوروں کی فوج پر نظر ڈالکر اور درونا چاریہ دھرت راشٹر کے بیٹوں اور بھیشم وغیرہ کو دیکھکر بھگوان سری کرشن سے کہا کہ میں فانی دنیا کے ناپائیدار سکھ کے لئے اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو مار کر پاپی نہیں بنونگا ارجن نے اپنا دھنش وان ایک طرف پھینکدیا اور بھگوان سری کرشن سے واپس چلنے کی پرارتھنا کی۔ بھگوان سری کرشن

اپدیش دیتے ہیں کہ ارجن اگر تم یدھ نہ کروگے تو لوگ تمہیں نردلا اور کائر سمجھیں گے۔ دیکھو جیت جاؤ گے تو پرتھوی کا راج پاؤگے نہیں تو رن میں مر کر سورگ میں جاؤ گے آتمانہ تو جنم لیتا ہے اور نہ مرتا ہے یہہ اجر امر ہے مرنے والا اور مارنے والا تو یہہ شریر ہے جو محض آتما کے لباس کے طور پر ہے شریر ناش ہونے والا ہے یہہ صرف کرم کرنے کے لئے ملا ہے جیو آتما کو یہہ لازم نہیں ہے کہ جسم کی حفاظت کے لئے اپنا دھرم کرم سبھی کھو بیٹھے مکمل اپدیش کے لئے سری بھگوت گیتا ملاحظہ ہو) آخر یہہ ہوا کہ سری کرشن بھگوان کے سمجھانے پر ارجن دل کھول کر لڑے۔ اس یدھ میں ارجن کا پیارا بیٹا ابھمینو جس کی عمر ابھی ۱۶ سال کی بھی نہ تھی جید رتھ کے ہاتھ سے مارا گیا ارجن نے دوسرے روز جید رتھ کا کام تمام کر دیا۔

قصہ مختصر یہہ کہ یہہ وہ جنگ نہیں ہے جس کے واقعات ہزار پانچ سو اوراق میں قلمبند کئے جاسکیں۔ بلکہ یہہ وہ جنگ ہے جس کے واقعات قلمبند کرنے کے لئے ایک عمر چاہیئے سیکڑوں حصے کم از کم ہزار ہزار اوراق کے لکھے جائیں تو شاید کہیں جا کر جنگ مہابھارت کے مکمل واقعات قلمبند ہو سکیں یہہ جنگ قدرتی طور پر اس وقت اختتام کو پہنچی جبکہ سترلاکھ سورما بہادروں میں سے صرف تیرہ جانیں بچیں جس میں کوروں کی طرف کے چھ اور باقی بھگوان سری کرشن مہارانی دروپدی اور پانچوں

اوم

پانڈو یعنی یدھشٹر بھیم ارجن نکل۔ سہدیو

نتیجہ یہ ہوا کہ پانڈو جیتے۔ سری کرشن بھگوان نے یدھشٹر سے ان کے سب مرے ہوے بھائیوں کا کریا کرم کروا کر ان کو تخت نشین کر دیا اگرچہ یدھشٹر یہہ کہتے ہی رہے کہ بس اپنے بھائیوں کا خون بہا کے راج سنگھاسن پر نہیں بیٹھوں گا۔ یدھشٹر کو تخت نشین کرنے کے بعد بھگوان سری کرشن دوارکا چلے گئے۔

یہہ جنگ راجہ وکرماجیت والی اجین اور حضرت مسیح کے سموت و سنہ سے تین ہزار چوالیس سال پہلے کی یادگار ہے اور اسی خوفناک جنگ کے زمانے سے کلجگ شروع ہوتا ہے کلجگ سموت شالباہن کے شروع ہوتے وقت تین ہزار ایک سو اناسی برس تھا اس حساب سے کلجگ اور جنگ مہابھارت کو آج پانچ ہزار چھتیس سال ہوئے یدھ مہابھارت کے بعد بھگوان سری کرشن جی دوارکا چلے گئے اور ۳۶ سال تک بڑی خیر وخوبی سے راج کرتے رہے

یادو ونش جو دنیا میں مثل آفتاب چمکتا چلا آرہا تھا اب ماند پڑنا شروع ہو گیا۔ آپس کے نفاق اور رسہ کشی وغیرہ نے سب کو مٹا مٹا کر صرف چار آدمی چھوڑے یعنی سری کرشن بھگوان۔ بلرام، داروک، اور بھبھو اور اپنے پیارے خاندان کے اس طرح اجڑنے و برباد ہونے کے رنج نے بلرام کو پران تیاگنے پر مجبور کر دیا اور انھوں نے سمندر کے کنارے جا کر پران تیاگ دئے سری کرشن بھگوان نے اپنے سارتھی داروک کو ہستناپور ارجن کے پاس بھیجا خود جنگل کی راہ لی اور وہاں جا کر تپسیا کرنے لگے بن میں ایک دن بھگوان کرشن

اوم

یوگ سمادھی میں بیٹھے تھے کہ ایک بدھک نے بھول سے ایک تیر اُن کے پیر میں مارا جب اسکو یہ معلوم ہوا کہ اسکا تیر ایک [illegible] کو لگا تو وہ ڈر گیا اور گناہ کی معافی مانگنے لگا بھگوان سری کرشن نے اُسے تسلی دی اور بہت سے اپدیش دیئے آخر کار اوم کہہ کے پرم پتا پرمیشور کا دھیان کرتے ہوئے انہوں نے شریر چھوڑ دیا بھگوان سری کرشن کے پوتے برج نابھ (جو کہ ارجن کے پاس تھے) کو جب اطلاع ہوئی تو انہوں نے آکر سوگندھت جل سے اسنان کرا کے کیسر چندن وغیرہ لگا کر بھگوان سری کرشن کے مرتک شریر کو چتا پر رکھکر آگ لگا دی چتا پر گھی پڑنے لگا اور چتا جل کر بھسم ہو گئی دیکھتے ہی دیکھتے پربل پرتاپی بھگوان سری کرشن مہاراج کا شریر بھسم ہو گیا اور بجز راکھ کے ڈھیر کے اور کچھ بھی باقی نہ رہا ؎

خاک کا پتلا بنا خاک کی تصویر ہے
خاک میں مل جائے گا خاک دامنگیر ہے

اس طرح بھگوان سری کرشن کے شریر کا انت ہوا اور انکی آتما اس پرم پتا پرماتما کی گود میں جا براجی جہاں سے وہ دنیا کے پاپوں کی تاریکی کے مٹانے کو بھیجی گئی تھی۔ سری کرشن بھگوان کے ہزاروں نام ہیں آپکو گائیوں سے بہت زیادہ محبت تھی اسلئے آپکو گئوپال (گوپال) کہتے ہیں۔ آپ بنسی بجانے میں یکتائے روزگار تھے اسلئے آپکو بنسی دھر کہتے ہیں بنسی کے معنی مرلی ہیں اسلئے آپکو مرلی دھر بھی کہتے ہیں آپکی بنسی کی مدھر دھن شہرہ آفاق تھی یہی نہیں بلکہ ایسا جادو بھرا ہوا تھا کہ سننے والے مست ہو کر وجد میں ناچنے لگتے تھے اور انکے لوح دل سے دوئی کا نقشہ مٹکر توحید وحدانیت کا درشن کھنچ جاتا تھا۔

جب مرلی دھر نے اپنی مرلی ادھر دھری ؎ سب جیتیں ہو گئے سب اُلٹے ہو گئے شنکر ہو ہو ہری
ایسی بجائی کرشن کنہیا نے بانسری ؎ سب سننے والے کہہ اٹھے جے جے ہری ہری

اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!!

اشتہار

ہمارے کتبخانہ میں جناب منشی بنارسی داس صاحب سکینہ قمریلی بھیستی ہیڈ ماسٹر دہول پیٹہ حیدرآباد دکن کے تصنیف کردہ کتب اور ہر اقسام کے کتب سنسکرت ہندی و مرہٹی مثلاً وید ویدانت نیائے ویاکرن میمانسا ترک یوگ کرم کانڈ جوتش بھجن اور ستوتر وغیرہ کے علاوہ تعلیمی کتب بھی برائے فروخت موجود ہیں۔

نمبر	کتاب	قیمت	نمبر	کتاب	قیمت
۱	یجروید سمہتا	لے	۱۱	نیائے میمانسا	۱۸/عہ
۲	یجروید تیتریہ	لے	۱۲	سدہانت کومدی	صہ
۳	رگ وید سمہتا	لے	۱۳	لگھو کومدی	۱۲/عہ
۴	اتھر وید ”	لعہ	۱۴	اشٹادھیائے	۹/
۵	شیام وید ”	عہ	۱۵	سارست	۹/
۶	آپستمبھ سرو (کلیات)		۱۶	چندرکا	للعہ
۷	چت سکھی	صہ	۱۷	ترک	۱۰/
۸	پنچ کرنی	ے	۱۸	یوگ پاتنجلی	[illegible]
۹	اپنشد	للعہ	۱۹	سانکھیہ درشن	[illegible]
۱۰	نیائے درشن	ے	۲۰	کرم کانڈ سموچے وغیرہ	[illegible]

المشتہر پنڈت اجودھیا پرشاد مصری رام اوتار تاجر کتب
بازار مکہ مسجد (چار مینار) حیدرآباد دکن